

# دجال کے تعاقب میں

تحقیق و تحریر: حماد یوسف (چیئر مین، میٹا ایکوزٹنس آرگنائزیشن)

ابتدائیہ:

دنیا کے حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ ہر طرف افراتفری کا عالم ہے۔ جنگ و جدل کا بازار گرم ہے۔ قیامت کی کئی نشانیاں وقوع میں آچکی ہیں۔ ان حالات میں بہت ضروری ہو گیا تھا کہ ایک مرتبہ پھر دجال کی فائل کھولی جائے اور کچھ اہم امور کا جائزہ لیا جائے جو اس سے قبل دیگر مسلمان محققین کی نظر میں نہیں آ سکے۔ میری یہ تحقیق کئی سالوں کے تجزیات اور غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ شاید یہ دجال پر ہونے والی آخری جامع اور فیصلہ کن تحقیق ہو۔

## دجال کے تعاقب میں

### حصہ اول: خروج دجال سے قبل علاماتِ قیامت

ذکرِ دجال سے قبل ضروری ہے کہ علاماتِ قیامت میں سے اُن بڑی علامات کی جانچ پڑتال کر لی جائے جو اب تک وقوع میں آچکی ہیں تاکہ اس بات کا اندازہ ہو سکے کہ دجال کا زمانہ کتنا نزدیک آ پہنچا ہے؟ ان علامات میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت، شق القمر کا واقعہ، خلافتِ راشدہ کا قیام، جنگ صفین اور ملوکیت کا دور وغیرہ وہ علاماتِ قیامت ہیں جو آج تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔ ان کے علاوہ چند اہم واقعات ہیں جو ظہور میں آچکے ہیں۔

**فتنہ تاتار:** حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اُس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم ترکوں (منگولوں) سے جنگ نہ کرو جن کی آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ اور ناکیں چھوٹی اور چپٹی ہوں گی۔ (صحیح بخاری)

یہ تاتاری تھے جو 655 ہجری میں ترکستان (منگولیا) سے قہر الہی بن کر عالم اسلام پر ٹوٹ پڑے تھے۔ تاتاریوں کے ہاتھوں 656 ہجری میں سقوط بغداد کا عبرت ناک حادثہ پیش آیا۔

### حجاز میں ایک بہت بڑی آگ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اُس وقت تک نہ آئے گی کہ یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی۔  
(صحیح بخاری)

اس حدیث کی تشریح میں صحیح مسلم کے شارح علامہ نوویؒ لکھتے ہیں

بصری، مدینہ اور دمشق کے درمیان کا مشہور شہر ہے جو دمشق سے اڑتالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ عظیم آگ فتنہ تاتار سے تقریباً ایک برس قبل بھڑکی تھی۔ یہ آگ جمعہ جمادی الثانی 654 ہجری کو نکلی اور میلوں تک پھیل گئی جو پہاڑ اس کی زد میں آئے ان کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا اور ۲۷ رجب (۵۲ دنوں بعد) تک بھڑکتی رہی اور تین ماہ میں ٹھنڈی ہوئی۔ حدیث کی پیشگوئی کے مطابق آگ بصری جیسے دُور دراز مقام پر بھی دیکھی گئی۔ اس آگ کی خبر تو اتر کے ساتھ پورے عالم اسلام میں پھیل گئی تھی۔ تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ مدینہ منورہ کے نواحی پہاڑوں میں زلزلہ کے ساتھ کوئی آتش فشاں پہاڑ پھٹ گیا تھا جس کی آگ سینکڑوں میل سے نظر آتی تھی۔

### چھ بڑی علامات قیامت کی پیشگوئی

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جنگ تبوک میں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت سے قبل چھ چیزوں کو گن لے۔ میرا فوت ہونا، بیت المقدس کا فتح ہونا، پھر تم میں ایک عام و بلاء پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری ہوتی ہے، پھر مال بہت زیادہ ہوگا، پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگا، پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان ایک صلح ہوگی اور وہ عہد شکنی کریں گے اور اسی (۸۰) جھنڈوں (یعنی ۸۰ ملکوں) کا لشکر لے کر تم پر چڑھائی کریں گے۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(روایت کیا بخاری نے) باب: کتاب فتن۔ جنگوں کا بیان مشکوٰۃ شریف

مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ رحلت فرما چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے دور میں بیت المقدس فتح ہو چکا۔ عام بیماری غالباً ایڈز ہے۔ عرب خلیجی ممالک میں تیل کی دولت کی وجہ سے مال بہت زیادہ ہے، امریکہ نے سعودی عرب کے اوپر ایک ٹی وی سیٹلائٹ خصوصی طور پر چھوڑا ہوا ہے جس پر جنسی بے راہ روی اور اخلاقیات سے گری قلمیں دکھائی جاتی ہیں یہ وہ فتنہ ہے جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے۔ مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان صلح افغان سویت جنگ پر ہوئی تھی اور عہد شکنی مجاہدین کے خلاف جنگ پر ہوئی ہے۔ اس حدیث کے اختتام پر جس جنگ کا ذکر کیا گیا ہے، اب دنیا میں قیامت آنے سے قبل صرف یہ بڑی جنگ ہونا باقی رہ گیا ہے۔ یہ بہت بڑی جنگ ہوگی جو بنیادی طور پر یہودیوں کے خلاف لڑی جائے گی اور بظاہر اسی (۸۰) ممالک کی اتحادی فوج مسلمانوں پر حملہ آور ہوگی۔ اس آنے والی جنگ کو آج کل یہودی ”آرما گیڈون“ کا نام دیتے ہیں جو ان کے نزدیک ایک مقدس جنگ ہوگی۔ جبکہ احادیث کی روشنی میں یہ مسلمانوں کیلئے مقدس جنگ ہوگی۔ اس جنگ کے اختتام پر دجال نامی ایک ظالم حکمران منظر عام پر آئے گا چونکہ مسلمان یہ جنگ جیت چکے ہوں گے اس لئے دجال بہت غصے میں ہو گا۔ اس جنگ کا زمانہ بہت نزدیک آ پہنچا ہے۔

### مغرب کی اندھی تقلید

حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کون سی ہوگی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : قیامت کی گھڑی کی پہلی نشانی ایک ایسی آگ ہوگی جو لوگوں کو ہانک کر مشرق سے مغرب کی جانب لے جائے گی۔ (صحیح بخاری)

مندرجہ بالا حدیث میں آگ سے مراد روپے پیسے کی لالچ، حوس اور اندھی تقلید ہو سکتی ہے جو لوگوں کو شرقی ممالک سے گھسیٹ کر مغربی ممالک کی طرف لے کر جا رہی ہے۔ آج ہر شخص کی خواہش ہے کہ وہ کسی طریقے سے یورپ و امریکہ پہنچ جائے یا ان کے نظریات و افکار اپنالے۔ (ویلینخاؤن ڈے وغیرہ)

## گانا بجانا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اس امت میں چار فتنے ہوں گے اور ان میں سب سے آخری گانا بجانا ہوگا۔ (سنن ابوداؤد)

آج کل تو جس نوجوان کا دل چاہتا ہے اپنے گانوں کا آڈیو کیسٹ نکال لیتا ہے اور جس فحاشہ کا جی چاہتا ہے، اپنے ہنر کی ویڈیو ڈی بنوا لیتی ہے۔

## مکہ مکرمہ میں بلند وبالا عمارتوں کی تعمیر

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل مکہ، مکہ سے نکل جائیں گے، پھر کچھ عرصہ بعد مکہ پھر آباد ہو جائے گا اور اس میں بڑی بڑی عمارتیں بنائیں جائیں گی۔ پھر کچھ دنوں بعد لوگ مکہ سے نکل جائیں گے یہاں تک کہ پھر کبھی نہیں لوٹیں گے۔ (مسند احمد)

مکہ مکرمہ میں پہاڑوں کے نیچے سرنگوں کو جو جال بچھایا گیا ہے اسے دیکھ کر اور مکہ میں بلند عمارات کی تعمیر سے حقیقت واضح ہو جانی چاہئے۔ پہلی مرتبہ اہل مکہ کے نکلنے سے مراد مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ ہجرت ہے۔ اہل مکہ صرف ایمان والوں کو کہا گیا ہے۔ فتح مکہ پر یہ لوگ واپس آ گئے اور مکہ آباد ہو گیا اور آج تک ان لوگوں سے آباد ہے، یہاں تک کہ مکہ میں اونچی اونچی عمارتیں بن گئی ہیں۔ یہ اہل مکہ (یعنی ایمان والے لوگ) قیامت آنے سے کچھ عرصہ قبل دوبارہ مکہ سے نکل جائیں گے کیونکہ دوسری احادیث میں ذکر آیا ہے کہ آخری وقت میں اسلام سمٹ کر صرف مدینہ میں رہ جائے گا اور یہ کہ دجال مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اہل مکہ یعنی خالص ایمان والے مسلمان اپنا ایمان بچانے کیلئے ایک مرتبہ پھر مکہ سے نکل جائیں گے اور پھر کبھی مکہ واپس نہیں جاسکیں گے۔ (واللہ اعلم)

# حصہ دوم: ذکرِ دجال

## دجال کی حقیقت

دجال کون ہے؟ دجال کے بارے میں مسلمانوں میں مختلف رائے پائی جاتی ہے۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ دجال فی الواقعہ ایک آدمی ہی ہوگا جبکہ دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ دجال کسی عالمگیر نظام کو ظاہر کرتا ہے۔ آخر دجال کون ہے؟ سب سے پہلے تو ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ دجال کون ہے؟ یہ جاننے کیلئے احادیث کا باریک بینی اور منطقی دلائل سے تجزیہ کرنا پڑے گا۔

اسلام میں دجال کا ذکر احادیث میں ملتا ہے۔ قرآن مجید میں دجال کا کوئی واضح ذکر موجود نہیں ہے۔ عیسائیوں میں AntiChrist کا تصور پایا جاتا ہے۔ یہ تصور قریب قریب ویسا ہی ہے جیسا احادیث میں ذکر آیا ہے۔ جبکہ یہودی بھی اپنے کسی عظیم بادشاہ کا انتظار کر رہے ہیں جو انھیں دنیا میں عظمت دلائے گا۔ یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دجال نامی آدمی کا تصور صرف اسلام تک محدود نہیں ہے بلکہ دنیا کے تین بڑے الہامی ادیان میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ کوئی آنے والا ہے۔ تین بڑے الہامی ادیان میں ایک جیسی بات کا تصور پایا جانا کہ کوئی آنے والا ہے، معمولی بات نہیں ہے، یہ بہت بڑی بات ہے۔ ویسے بھی احادیث میں آیا ہے کہ ہر پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کے فتنہ سے ڈرایا ہے۔

دجال کی حقیقت جاننے کیلئے چند احادیث کو باریک بینی کے ساتھ سمجھنا ضروری ہے تب ہی یہ معاملہ سمجھ میں آتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے مگر میں اس کی ایک نشانی تم کو کہے دیتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ وہ مردود کا نا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری)

مندرجہ بالا حدیث سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں

۱۔ دجال کا تذکرہ ہر پیغمبر نے اپنی امت کے سامنے کیا ہے جو ایک شخصی حوالہ ہے۔

۲۔ دجال ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔

دوسری روایت میں آتا ہے

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دجال میری موجودگی میں نکل آیا تو میں اس کے ساتھ جھگڑا کرنے والا ہوں اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے۔ دجال نو جوان ہو گا۔ اس کے بال گھنگریا لے ہوں گے۔ اس کی ایک آنکھ پھوٹی ہوئی ہے۔ تم میں سے جو اس کو پالے، سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ ملک شام اور عراق کے درمیان سے ظاہر ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف)

مندرجہ بالا حدیث سے پانچ اہم باتیں معلوم ہوتی ہیں

۱۔ دجال پیدا نہیں ہوگا بلکہ کسی جگہ سے باہر نکلے گا

۲۔ دجال نو جوانی کی حالت میں ہوگا

۳۔ دجال کے بال گھنگریا لے ہوں گے

۴۔ دجال کی ایک آنکھ پھوٹی ہوگی (ہو سکتا ہے کہ یہ آنکھ پتھر کی ہو یا کوئی جدید مشین آنکھ ہو)

۵۔ دجال شام اور عراق کے درمیان کسی علاقے سے ظاہر ہوگا۔ (دوسری روایت میں خراسان کا نام آیا ہے کہ وہاں سے ظاہر ہوگا)

مندرجہ بالا تین روایات میں دجال سے متعلق جو متن سامنے آیا ہے، دجال سے متعلق دیگر روایات میں کم و بیش یہی متن ملتا ہے۔ ان تین روایات سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دجال کسی عالمگیر نظام کا نام ہے اور یہ کہ دجال محض استعارہ ہے۔ اس کے برعکس یہ ثابت ہو رہا ہے کہ دجال کسی شخص کا نام ہے۔ جو مسلمان دجال کو محض استعارہ اور عالمگیر نظام سمجھتے ہیں، وہ غلطی پر ہیں۔ دجال سے متعلق احادیث کی درست جانچ پڑتال واضح کر دیتی ہے کہ دجال کسی آدمی کا نام ہے۔

حضرت محمد بن منکدرؓ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا وہ اس بات پر قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے، میں نے کہا تو خدا کی قسم اٹھاتا ہے، کہنے لگے میں نے عمرؓ کو سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس پر قسم اٹھاتے تھے اور رسول اللہ ﷺ انکار نہیں کرتے تھے۔

(بخاری و مسلم)

مندرجہ بالا حدیث کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ مدنی دور میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع پہنچی کہ مدینے کی ایک یہودی عورت کے ہاں ایک آنکھ والے بچے کی ولادت ہوئی ہے جس کی دوسری آنکھ مٹی ہوئی ہے۔ یہ خبر سن کر رسول اللہ ﷺ چونک گئے اور واقعے کی تحقیق کیلئے حضرت عمرؓ کے ہمراہ نکلے اور وہاں پہنچ کر دُور سے بچے کا مشاہدہ کرنے لگے جو اپنے پنگھوڑے میں لیٹا عجیب و غریب زبان بول رہا تھا۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ سے اجازت مانگی کہ اسے ختم کر دیا جائے مگر رسول اللہ نے یہ کہہ کر اجازت نہ دی کہ اگر یہ دجال نہیں ہے تو بلا وجہ کسی کی جان نہیں لینا چاہئے اور اگر یہ دجال ہی ہے تو نہیں مرے گا۔ بعد میں واپسی پر حضرت عمرؓ بار بار قسم کھاتے تھے کہ بخدا یہی دجال ہے اور اس پر رسول اللہ نے خاموشی اختیار کی اور حضرت عمرؓ کی بات پر انکار نہیں فرماتے تھے۔

### اسلام کی بنیادی تعلیمات

دجال کے فتنے کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کا جائزہ لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں اور جنات کو پیدا کرنے کے بعد ایک اور مخلوق یعنی انسان کو پیدا کیا اور اُس کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔ ابلیس جس کا تعلق جنات کی جماعت سے تھا، اُس نے نہ صرف انسان کو سجدہ کرنے سے انکار کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کو یہ بھی کہا کہ وہ اس کے راستے میں ضرور آئے گا اور اس کو ضرور بھٹکائے گا۔

ارشادِ ربانی ہے

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (نے نہ کیا)۔ وہ جنات میں سے تھا تو اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہو گیا۔

(الکہف : ۵۰)



اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں۔ جب اس کو درست کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔ تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان۔ اکڑ بیٹھا اور کافروں میں ہو گیا۔ (خدا نے) فرمایا کہ اے ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا (یعنی جسم ظاہری طاقت سے، روح غیبی طاقت سے) اُس کے آگے سجدہ کرنے سے تجھ کو کس چیز نے منع کیا۔ کیا تُو غرور میں آ گیا یا اُونچے درجے والوں میں تھا؟ (ابلیس) بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا۔ (خدا نے) کہا یہاں سے نکل جا تُو مردود ہے۔

(ص : ۷۷ تا ۷۸)

ہم نے فرمایا کہ آدم یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو کہیں یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے۔ پھر تم تکلیف میں پڑ جاؤ۔ یہاں تم کو یہ (آسائش) ہے کہ نہ بھوکے رہو نہ ننگے۔ اور یہ کہ نہ پیاسے رہو اور نہ دھوپ کھاؤ۔ تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا کہ آدم بھلا میں تم کو (ایسا) درخت بتاؤں (جو) ہمیشہ کی زندگی کا (ثمرہ دے) اور (ایسی) بادشاہت کہ کبھی زائل نہ ہو۔ تو دونوں نے اُس درخت کا پھل کھا لیا تو ان پر اُن کی شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے (جسموں) پر جنت کے پتے چپکانے لگے اور آدم نے اپنے پروردگار (کے حکم) کے خلاف کیا تو بے راہ ہو گئے۔ پھر اُن کے پروردگار نے اُن کو نوازا تو اُن پر مہربانی سے توجہ فرمائی اور سیدھی راہ بتائی۔ فرمایا کہ تم دونوں یہاں سے نیچے اتر جاؤ۔ تم میں سے بعض، بعض کے دشمن (ہوں گے) پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہو گا اور نہ تکلیف اُٹھائے گا۔

(طہ : ۷۷ تا ۷۸)



مندرجہ بالا آیات سے اسلام میں انسانی زندگی کا تصور واضح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو زمین پر بھیجنے کے بعد انسان کی اصلاح کیلئے مسلسل انبیاء کرام بھیجتا رہا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام دنیا میں آتے رہے ہیں بالکل اسی طرح ابلیس کے ولی بھی دنیا میں مسلسل آتے رہے ہیں جنہوں نے دنیا میں ابلیسی تعلیمات پھیلائی ہیں۔ دجال، ابلیسی اولاد میں سے آنے والے آخری ابلیسی پیغمبر کا نام ہے اور یہ ابلیسی پیغمبر انسان کے روپ میں آئے گا۔ ہر پیغمبر نے اپنی امت کو اس فتنے سے اس لئے ڈرایا ہے کہ یہ ابلیسی اولاد کی جانب سے انسانیت کے اوپر آنے والا آخری بڑا فتنہ ہوگا جو نہ جانے کتنے ہی انسانوں کو دوزخ کے منہ میں دھکیل دے گا۔

تویوں جب ہم اسلامی تعلیمات کو سامنے رکھ کر دجال کا تجزیہ کریں تو بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ دجال کون ہے؟

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں دجال سے متعلق خبر دی ہے۔ دجال ٹھگنے قد کا، مڑے ہوئے بالوں والا اور کانا ہے۔ اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہے نہ ابھری اور نہ اندر کو دھنسی ہوئی ہے۔ اگر پھر بھی تم کو شک پڑ جائے تو یاد رکھو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد - دجال کا بیان)

احادیث کی مختلف کتابوں میں دجال کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں، ان کے تجزیے سے اندازہ ہوتا ہے کہ شاید دجالی دور شروع ہو چکا ہے۔ وہ انتہائی ظالم اور بدکار حکمران ہوگا۔ ہر جگہ حق و سچ کی مخالفت کرے گا۔ اس کے پاس معجزانہ طاقتیں ہوں گی اور اپنے اقتدار کا بدترین استعمال کرے گا۔ اس کے پاس مشرق سے مغرب تک سفر کیلئے ایسی سواری ہوگی کہ وہ ایک دن یا اس سے بھی کم وقت میں سفر طے کرے گا۔ جو لوگ اس کی فرمانبرداری کریں گے اُن کیلئے زندگی جنت بنا دے گا اور جو نافرمانی کریں گے اُن کی زندگی جہنم کر دے گا۔ اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہوگا وہ ہر جگہ سچے مومنوں کو قتل کرے گا اور اپنے خدا ہونے کے ثبوت میں مُردوں کو زندہ کر کے دکھائے گا۔ اُس کے سر کے بال گھنگریا لے ہوں گے اور اُس کی سواری ایک بہت بڑا گدھا ہوگا جس کے کانوں کا درمیانی فاصلہ ساٹھ فٹ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا اس کے دونوں کانوں کے درمیان فاصلہ ستر کلاوے ہوگا۔ (روایت کیا بھتی نے)

اندازہ ہے کہ یہ گدھا کوئی تیز رفتار حیث طیارہ ہوگا۔ پہلے پہل اس کا ظہور شام اور عراق کے درمیان کسی علاقے میں ہوگا۔ وہاں نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کے بعد اصفہان (ایران) آئے گا اور اصفہان کے ستر ہزار یہودی اُس کے تابع ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی اختیار کریں گے۔ اُن کے سروں پر سیاہ چادریں ہوں گی۔

(مشکوٰۃ شریف)

ابتداء میں ستر ہزار یہودیوں کی ٹولی دجال کے تابع ہوگی اور وہ اپنی خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ ہر جگہ فتنہ و فساد برپا کرتا پھرے گا اور ساری زمین پر گشت کرے گا اور لوگوں کو اقرار کرنے کیلئے بلائے گا۔ لوگوں کے امتحان کیلئے بڑے بڑے عجائبات دکھائے گا۔

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دجال کے متعلق جو شخص سنے اُس سے دُور بھاگے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی اُس کے پاس آئے گا اور وہ خود کو مومن سمجھتا ہوگا لیکن شبہات دیکھ کر وہ اُس کی پیروی اختیار کرے گا۔ (سنن ابوداؤد)

مندرجہ بالا حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ پہلے پہل دجال کا ظہور کس روپ میں ہوگا۔

دجال پر کئی برس تحقیق اور غور و فکر کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ دجال ایک بلند پایہ ”صوفی“ کے روپ میں ظاہر ہوگا۔ لوگوں کو ایسی ایسی کرامتیں دکھائے گا کہ لوگ اندھا دھند ایمان لے آئیں گے۔ موجودہ دور کو ہی دیکھ لیجئے، لوگ کس طرح قبر پرستی اور پیری و مرشدی میں مشغول ہیں۔ دجال تو پھر ایک زندہ انسان کے روپ میں ہوگا۔

حضرت عمرو بن حریشؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دجال مشرق سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے۔ بہت سی قویں اس کی پیروی اختیار کریں گی، اُن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔ (ترمذی شریف)

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال ایک عالمگیر مذہبی رجحان کا حامل ہوگا۔ عالمگیر مذہبی رجحان ایک ہی ہے جو تمام ادیان خواہ وہ الہامی ہوں یا غیر الہامی، یہ عالمگیر مذہبی فتنہ ہر جگہ مختلف ناموں سے پایا جاتا ہے۔ یہ عالمگیر فتنہ ”صوفی ازم“ ہے جو یہودیت، عیسائیت، اسلام، ہندومت، ستارہ پرست غرضیکہ ہر جگہ یہ فتنہ مختلف ناموں سے موجود ہے۔ اسلام میں اس فتنے کا آغاز قرون وسطیٰ کے دور میں ہوا تھا۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن اور حدیث کے پڑھنے والو! تم قرآن پر نہ جمو گے اور ادھر ادھر دائیں بائیں رستہ لو گے تو بس گمراہ ہو گے، کیسے گمراہ بہت گمراہ۔

(صحیح بخاری)

میری تحقیق کے مطابق ”فتنہ صوفی ازم“ نے اسلام، عیسائیت اور یہودیت میں مختلف ناموں اور ہتھکنڈوں کے ساتھ جو تباہی اور بربادی پھیلانی ہے اور پھیلا رہی ہے، اس کے نتیجے میں مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں انسان کو گمراہی ملتی۔ جب انسان اچھی طرح گمراہ اور اندھا ہو جاتا ہے تو پھر دجال کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ گمراہی دجال کی جانب لے جانے والی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم میں جھوٹے دجال نہ نکلیں گے اور ہر ایک ان میں سے اللہ پر اور اُس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا۔ (سنن ابوداؤد، مسلم)

مندرجہ بالا حدیث انتہائی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس میں اُن دجالوں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے جو دین کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں اور جو اللہ اور رسول کی مراد نہیں ہے وہ مراد بیان کرتے ہیں۔

**ظہورِ دجال** دجال کے ظہور سے کچھ عرصہ قبل اللہ تعالیٰ لوگوں پر ناگہانی آفات نازل کرے گا تاکہ لوگوں کا امتحان لیا جائے۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ دجال کے ظہور سے پیشتر تین سال ہوں گے۔ پہلے سال آسمان ایک تہائی بارش روک لے گا۔ دوسرے سال دو تہائی اور تیسرے سال آسمان پوری بارش اور زمین اپنی پوری روئیدگی روک لے گی۔ دجال کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ وہ ایک اعرابی کے پاس آئے گا اور کہے گا

کہ مجھے بتلاؤ اگر میں تمہارے اونٹ زندہ کر دوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

احادیث کی روشنی میں دجال کا جو معمرہ سامنے آتا ہے اُس سے یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ دجال کا فتنہ دو پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ دجال کا انفرادی فتنہ اور دجال کا عالمگیر فتنہ۔ یوں معلوم ہوتا ہے دجال کے ساتھ کوئی حاشیہ نشین ریاست بھی ہوگی جس کے اختیار میں دنیا کی طاقت ہوگی۔ دجال سے متعلق احادیث سمجھنے میں مشکل اس لئے پیش آتی ہے کہ کہیں پر دجال انسان معلوم ہوتا ہے اور کہیں پر کوئی عالمگیر طاقت۔ موجودہ دور میں چونکہ کہیں چہروں سے نقاب اتر چکے ہیں اس لئے اب ان احادیث کو سمجھنا قدرے آسان ہو گیا ہے۔

دجال کا یہودیوں سے بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ دجال یہودیوں کے ہاں پیدا ہوا تھا اور یہودی اپنے مسیح کا انتظار کر رہے ہیں جو انھیں دنیا میں دوبارہ عزت دلائے گا۔ یہودیوں کا ایک باغی انتہا پسند فرقہ جو zionists کے نام سے مشہور ہے۔ ان لوگوں نے دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کیلئے اپنے کچھ اصول وضع کئے تھے جو zionists protocols کے نام سے مشہور ہیں۔ آج یہودیوں کا یہ فرقہ اپنی مسلسل کوششوں اور کامیاب حکمت عملی سے پوری دنیا پر حاوی آچکا ہے۔ یہ لوگ آج پوری دنیا کی معیشت اور نظام تعلیم پر قبضہ کر چکے ہیں۔ یہ لوگ بھی اپنے کسی بادشاہ کا انتظار کر رہے ہیں جو پوری دنیا پر حکمرانی کرے گا جب یہ لوگ اپنے تمام مقاصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ان لوگوں کی طاقت کا اندازہ اسی بات سے لگا لیجئے کہ امریکہ جو اس وقت دنیا کی واحد سپر پاور ہے وہ امریکہ ان یہودیوں کا مقروض ہے۔

امریکی حکومت کا ڈالر جو پوری دنیا میں بطور سرمایہ و زر مبادلہ استعمال ہوتا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ ڈالر کہاں سے آتا ہے۔۔۔؟ امریکہ میں فیڈرل ریزرو Federal Reserve نامی ایک پرائیویٹ بینک ہے جو یہودیوں نے بنایا تھا اور آج بھی یہودیوں کی ملکیت ہے۔ یہ بینک امریکی حکومت کو ڈالر چھاپ کر دیتا ہے اور اس وقت امریکی حکومت فیڈرل ریزرو بینک کی کئی ٹریلین ڈالر کی مقروض ہے

اب یہ حدیث ملاحظہ کریں

مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دجال کو جتنا میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا میں اکثر دجال کا حال آپ ﷺ سے پوچھا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا تجھ کو دجال سے کچھ ڈر نہیں (کیونکہ میں ابھی زندہ ہوں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ندی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس سے کیا ہوتا ہے، اگر یہ بات بھی ہو جب بھی اللہ کے نزدیک وہ کچھ مال نہیں۔ (صحیح بخاری)

مندرجہ بالا حدیث میں تمثیلی استعارے بیان کئے گئے ہیں۔ روٹی اور پانی سے مراد معاشی نظام ہو سکتا ہے یعنی دنیا کا معاشی نظام دجال کی دسترس میں ہوگا۔ اگر ہم دنیا کے موجودہ معاشی نظام پر نظر ڈالیں تو امریکی ڈالر دنیا کی معیشت میں قلعیدی کردار ادا کر رہا ہے اور یہ ڈالر یہودیوں کا فیڈرل ریزرو بنک آف امریکہ (Federal bank of America) امریکی حکومت کو چھاپ کر دیتا ہے، جبکہ یہودی اپنے کسی بادشاہ کا انتظار بھی کر رہے ہیں۔ اس حدیث کی جانچ پڑتال ایک دوسری حدیث کے ساتھ کی جائے جس میں بتایا گیا ہے کہ دجال کے آنے سے تین سال قبل دنیا شدید قحط کی لپیٹ میں آجائے گی۔ چنانچہ یہ واضح ہوتا ہے کہ دجال کے پاس ایسی معاشی طاقت بھی ہوگی کہ لوگ اس کی تقلید کرنے کیلئے مجبور ہو جائیں گے۔

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے باپ کے گھر تیس سال تک کوئی بچہ نہ ہوگا۔ پھر ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی ایک آنکھ خراب اور ایک دانت باہر نکلا ہوگا۔ وہ بالکل نکما ہوگا۔ سوتے میں اگر چہ اس کی آنکھیں بند ہوں گی مگر اس کا دل ہوشیار ہوگا۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے مدینے میں ایک یہودی کے گھر میں اسی قسم کے ایک لڑکے (ابن صیاد) کی پیدائش کی اطلاع سنی تو میں اور زبیر بن عوامؓ اس کو دیکھنے کیلئے گئے۔ ہم نے ان سے پوچھا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ انہوں نے کہا تیس سال تک ہمارے کوئی بچہ نہ تھا۔ اب ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب جنگ احزاب ہوئی تھی تو اس دن کے بعد سے ہمیں ابن صیاد کا پتا ہی نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا۔ (سنن ابوداؤد)

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابن صیاد کو قتل کر دوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی شخص (دجال) ہے تو اس کو قتل کرنے والے تم نہیں ہو بلکہ عیسیٰ ابن مریم ہی اس کو قتل کریں گے۔ اور اگر یہ وہ شخص نہیں ہے تو تمہیں ذمیوں میں سے ایک شخص کو قتل کر دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔  
(مشکوٰۃ شریف)

### ایک اہم منطقی دلیل

مندرجہ بالا احادیث میں ابن صیاد نامی ایک شخص کا ذکر آیا ہے جو مدینہ کے ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوا اور مسلمانوں کے سامنے پلا بڑھا اور جوان ہوا تھا۔ جبکہ جنگ احزاب کے وقت اچانک غائب ہو گیا اور پھر کسی نے نہ دیکھا۔ اس شخص پر مسلمانوں خصوصاً حضرت عمرؓ کو شک تھا کہ یہی دجال ہے۔ ابن صیاد کا معاملہ مشتبہ ہے اور امام نوویؒ کا قول ہے کہ اگرچہ ابن صیاد کے ضمن میں وحی نازل نہیں ہوئی مگر اس میں شک نہیں کہ وہ دجالوں میں سے ایک دجال تھا۔

ابن صیاد کے واقعے میں ایک منطق پوشیدہ ہے اور وہ منطق یہ ہے کہ ابن صیاد کے واقعے سے یہ بات ظاہر کر دی گئی ہے کہ وہ انسان کے روپ میں آئے گا۔ آج جو مسلمان دجال کو کوئی عالمگیر نظام تصور کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ ابن صیاد کا واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دجال انسان کے روپ میں آئے گا۔ دجال کے انسانی شکل و صورت میں آنے کے بارے میں یہ بہت اہم منطقی دلیل ہے۔ جبکہ میرے پیش کردہ فلسفے میں دجال سے متعلق جو منطق پیش کی گئی ہے وہ دین اسلام کی بنیادی تعلیمات سے اخذ ہوتی ہے کہ قیامت آنے سے قبل ابلیس کی جانب سے (یعنی ابلیسی اولاد میں سے) ایک بلند پایہ ابلیسی پیغمبر کا دنیا میں آنا ”منطقی اصولوں“ کے مطابق ضروری ہے۔

# حصہ سوم: خروج دجال

قیامت کی دس بڑی نشانیوں میں سے خروج دجال سب سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانی ہے۔ دجال خود یہودی النسل ہوگا اور اس کے متبعین بھی سب یہودی ہوں گے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ دجال کا قاتل حضرت عمرؓ جیسا جلیل القدر صحابی بھی نہیں ہو سکتا بلکہ اس کام کیلئے صرف حضرت عیسیٰؑ کو مقرر کیا گیا ہے جو اس جھوٹے مسیح کا خاتمہ کریں گے۔

مسیح دجال شام اور عراق کے درمیان ایک شگاف (راستے) سے نکلے گا۔ اس کے ہمراہ اصفہان کے ۷۰ ہزار یہودی ہوں گے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر ”ک ف ر“ لکھا ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کا قول ہے کہ جب سے دنیا وجود میں آئی ہے کوئی صدی ایسی نہیں گذری جس کے شروع میں کوئی اہم واقعہ پیش نہ آیا ہو۔ پس دجال بھی کسی صدی کے آغاز پر نکلے گا۔ (الحادی للسیوطی، جلد ۲)

امام رازیؒ دجال کے متعلق فرماتے ہیں

جو شرف حضرت عیسیٰؑ کو حاصل ہوا وہ عروج تھا کہ آپ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ روح اللہ آسمان پر دشمنوں سے حفاظت کیلئے بلائے گئے تھے اور چوتھے آسمان تک گئے۔ اگر دجال پہلے سے پیدا کر کے خروج کیلئے مخفی و محفوظ کر دیا گیا ہے تو حضرت عیسیٰؑ کو بھی پہلے سے پیدا کر کے نزول کیلئے محفوظ و مخفی کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وقت پر ان کا ظہور ہو۔ پھر جیسے دجال کی پیدائش بظاہر خرق عادت طریق پر کی گئی ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بھی بطور خرق عادت بلا باپ کے کی گئی ہے۔ دجال کو شیاطین کی خصلتوں کا مظہر ہونے کے سبب انہی سے مناسبت ہے اور شیاطین کی تخت گاہ سمندر ہے۔ اسی لئے دجال کو کسی سمندر کے ایک جزیرہ میں قید رکھا گیا ہے تاکہ شیاطین سے اُسے قرب حاصل رہے۔ جبکہ دوسری جانب حضرت عیسیٰؑ کو آسمانوں میں محفوظ رکھا گیا ہے تاکہ ملائکہ سے انہیں قرب حاصل رہے۔ گویا ایک مسیح خلا سے گزر کر آسمانوں کے پرے پرے ہے تو اس کی ضد میں جھوٹا مسیح زمین سے گزر کر سمندر میں موجود



ہے۔ ایک جنت کی بنیادوں پر ہے تو دوسرا جہنم کی اساس پر۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے جہاں دجال کے فتنے سے امت کو ڈرایا ہے وہاں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کی خوشخبری دے کر یہ تسلی بھی دی ہے کہ وہ ہی اس کے قتل کریں گے۔

دجال اس وقت کسی سمندر کی تہ میں موجود ہے۔ بعض کے نزدیک وہ برمودا مثلث Bermuda Triangle میں موجود ہے اور بعض کا خیال ہے کہ وہ کسی نامعلوم جزیرہ میں یہودیوں کی عبادت گاہ میں مقید ہے۔ (احادیث سے بھی ثبوت ملتا ہے کہ وہ کسی نامعلوم جزیرہ میں قید ہے)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں ہے نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہے۔ ساتویں سال دجال نکلے گا۔

(روایت کیا ابو داؤد نے اور کہا کہ یہ بہت صحیح حدیث ہے)

مندرجہ بالا حدیث سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں جس جنگ عظیم کا ذکر کیا جا رہا ہے، یہ غالباً وہی جنگ ہے جو قیامت آنے سے قبل آخری بڑی جنگ ہوگی جو مسلمان یہودیوں اور بظاہر عیسائیوں کے خلاف لڑیں گے۔ اس جنگ کو آج کل یہودی آرماگیڈون کا نام دیتے ہیں۔ یہ بہت بڑی مقدس جنگ ہوگی جس کے اختتام پر دجال منظر عام پر آئے گا۔

دجال کہاں پر ہے، حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن اس بات میں کسی کو شک و شبہ نہیں ہونا چاہئے کہ دجال اس وقت دنیا میں موجود ہے اور وقت مقرر پر نکلے گا۔ حتیٰ کہ میں یہ بات دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس وقت موجودہ یہودیوں (اسرائیل) کے کچھ بڑے مذہبی افراد بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ دجال کہاں پر ہے اور کس حالت میں ہے۔ وہ اُس کیلئے کام کرتے ہیں اور خبریں پہنچاتے ہیں لیکن لوگ نہیں جانتے ----- لوگ ہرگز نہیں جانتے کہ مشورے کہاں سے آتے ہیں----- لوگ بہت بے خبر ہیں اور سائنس و ٹیکنالوجی کے لبادے میں مدھوش ہیں-----



[illegible]

## مثالث کا راز (راز کی باتیں)

جن دنوں میں اپنی مابعد الطبعیات مکمل کر رہا تھا، میری توجہ اچانک ایک ایسے مسئلے کی جانب مبذول ہوئی جس کا اگرچہ میری مابعد الطبعیات سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن میرے وضع کردہ مابعد الطبعیاتی اصول چند اہم حقائق سے پردہ اٹھا رہے تھے۔

میری پیش کردہ مابعد الطبعیات بتاتی ہے کہ کائنات کی حقیقت ایک مثلث ہے۔ اس مثلث میں خدا کی ذات سب سے اوپر ہے۔ جبکہ ایک جانب دنیا ئے تصورات ہے اور دوسری جانب دنیا ئے موجودات۔ یہ سادہ سا اصول کائنات کی بہترین تشریح کرتا ہے اور بہترین نتائج دیتا ہے۔

اسرائیل کے جھنڈے پر بھی دو مثلثیں بنی ہیں جو بقول یہودیوں کے ان کا مذہبی نشان ہے۔ اس مذہبی نشان کا کچھ مطلب ہے جو لوگ نہیں جانتے بلکہ عام یہودی بھی نہیں جانتے۔ صرف خاص یہودی جانتے

ہیں کہ اس مذہبی نشان کا اصل مطلب کیا ہے؟ اسرائیل کے جھنڈے پر دو مثلثیں بنی ہیں۔ ایک سیدھی مثلث اور ایک الٹی مثلث۔ الٹی مثلث سیدھی مثلث کے اوپر پڑی ہے۔ جبکہ ایک نیلی پٹی اوپر کی جانب ہے اور ایک نیلی پٹی نیچے کی جانب ہے۔

اسرائیل کے جھنڈے پر موجود سیدھی مثلث اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ظاہر کرتی ہے جو میری پیش کردہ کائناتی مثلث بھی کہلاتی ہے۔ جبکہ اس سیدھی مثلث کے مخالف الٹی مثلث دجال کی حاکمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ جھنڈے میں اوپر کی جانب نیلی پٹی آسمان کو ظاہر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں پر موجود ہے۔ جھنڈے میں نیچے کی جانب نیلی پٹی سمندر کو ظاہر کرتی ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ دجال زمین کے اندر کسی سمندر میں موجود ہے۔ ایک آسمانوں کی بلندیوں پر ہے اور دوسرا زمین کی پستیوں میں ہے۔ یہ اسرائیلی نشان دراصل دجال کا نشان ہے۔

دنیا کے موجودہ حالات تیزی سے خروج دجال کی جانب جا رہے ہیں۔ اس وقت دنیا میں دجالی دور اور دجالی نظاموں کا آغاز ہو چکا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ یہودیوں کے مسیح کی آمد آمد ہے جس کا انتظار وہ صدیوں سے کر رہے ہیں۔ موجودہ دور میں عالمگیریت Globalisation سب سے بڑا اور تباہ کن دجالی نظام ہے۔ اس نظام کا مقصد پوری دنیا کے لوگوں کی سوچ، فکر اور تعلیم کو یکساں کرنا ہے۔ جب پوری دنیا کے لوگ ایک ہی طرح سے سوچنا شروع ہو جائیں گے تو پھر دجال باہر نکل آئے گا۔ ایک لمحے کیلئے سوچیں کیا اکیسویں صدی کا انسان خواہ اُس کا تعلق کسی بھی علاقے سے ہو، ایک ہی طرح سے سوچنا شروع ہو گیا ہے؟